Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

فی پرچہ ۱/

المصلح

جمعرات

۳۰ ربیع الثانی ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۷ | ۷ صلح ۱۳۳۳ ہش۔ ۷ جنوری ۱۹۵۴ء | نمبر ۵

روس کی طرف سے مصر کو اقتصادی امداد کی پیشکش

مصر کو یہ ضمانت دینی پڑیگی کہ وہ مغربی بلاک کا ساتھ نہیں دیگا

قاہرہ ۶ جنوری۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ مصری سفیر مقیم ماسکو نے پیر کے روز قاہرہ پہنچ کر حکومت مصر کو یہ اطلاع دی ہے۔ کہ روس مصر کو اقتصادی امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ لیکن اس شرط پر کہ مصر یہ ضمانت دے۔ کہ وہ کسی حال میں بھی مغربی بلاک کا ساتھ نہیں دے گا۔ مصری سفیر مقیم ماسکو لیفٹیننٹ جنرل عزیز المصری نے کل ایک بیان میں کہا۔ کہ مصر کو یہ پہلے سے سوچنا چاہیئے۔ کہ وہ جو امداد بھی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بدلے میں خود کیا کچھ دے سکتا ہے۔ وہ حکومت مصر سے خارجہ پالیسی میں متوقع تبدیلیوں کے متعلق مشورہ کرنے آئے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان تبدیلیوں کا مقصد یہ ہے۔ کہ مشرق و مغرب کی سرد جنگ میں غیر جانبدارانہ روش اختیار کی جائے۔

— کوئٹہ ۶ جنوری کل شام کوئٹہ میں موسم سرما کی پہلی برف باری شروع ہوئی۔ برف باری تو بے منٹ تک ہوتی رہی جس سے دو دو انچ برف جم گئی۔

ملک میں ڈاکٹروں کی کمی دور کرنے کے لئے زیادہ تعداد میں میڈیکل کالج کھولنے کی ضرورت ہے

حیدرآباد میں لیاقت میڈیکل کالج کی عمارت کا افتتاح۔ مخیر احباب اور نجی اداروں سے گورنر جنرل کی اپیل

حیدرآباد سندھ ۶ جنوری۔ گورنر جنرل پاکستان جناب غلام محمد نے آج یہاں لیاقت میڈیکل کالج کی عمارت کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے اس امر پر زور دیا کہ ملک میں ڈاکٹروں کی کمی دور کرنے کے لئے اور زیادہ تعداد میں میڈیکل کالج کھولنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میڈیکل کالج کے ساتھ ہسپتال اور دیگر تحقیقاتی ادارے بھی کھولنے پڑتے ہیں۔ جن کے لئے بہت زیادہ روپیہ درکار ہوتا ہے۔ اس لئے حکومت تنہا یہ کام سرانجام نہیں دے سکتی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مخیر احباب اس بارے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ اور ایسے رفاہی کاموں کے لئے دل کھول کر چندہ دیں۔ اسی طرح نجی ادارے بھی اگر میڈیکل کالج اور ہسپتال کھولنے کا عزم کرلیں۔ تو اس سے بہت کچھ سہولت پیدا ہو سکتی ہے۔ اس سے قبل سندھ کے صوبائی وزیر پیر علی محمد راشدی نے بتایا کہ کالج کے لئے جدید قسم کا ضروری سامان منگوایا گیا ہے۔ انہوں نے اس امر کا بھی انکشاف کیا کہ کالج کے گرد یونیورسٹی شہر آباد کیا جائیگا۔

ہوچی منہ کی طرف سے صلح کی پیشکش پر برطانیہ اور فرانس میں صلاح و مشورہ

لنڈن ۶ جنوری۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے۔ کہ ویٹ منہ فوجوں کے سربراہ ڈاکٹر ہوچی منہ نے پچھلے دنوں حکومت فرانس کو صلح کی جو پیشکش کی تھی۔ برطانیہ اور فرانس کی حکومتیں اس پر صلاح و مشورہ کر رہی ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ یہ بات چیت پیرس اور سائیگاؤں میں ہوئی ہے ترجمان نے کہا کہ برطانیہ کے خیالات سے فرانس بخوبی آگاہ ہے۔ وائٹ ہال کی رائے یہ ہے کہ اس وقت صلح کی پیشکش کو منظور کرلینا نہ ہی موزوں ہے۔ اور نہ اس کا امکان ہے۔

برما میں برطانیہ کے فوجی مشن نے اپنا کام بند کردیا

رنگون ۶ جنوری۔ برما میں برطانیہ کا جو فوجی وفد موجود ہے۔ اس نے پیر کے روز سے برمی فوجوں کو ٹریننگ دینی بند کر دی ہے کیونکہ برطانیہ اور برما کا دفاعی معاہدہ ختم ہو چکا ہے برطانوی وفد کا کہنا ہے کہ وہ کام کرنے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ برما کی طرف سے اسے ایسا کرنے کے لئے کہا جائے۔ وفد کے فوراً واپس برطانیہ جانے کا ابھی کوئی امکان نہیں ہے۔ ادھر حکومت برما کا کہنا ہے۔ کہ اسے وفد کے برما میں رہنے پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن اسے سفارتی سہولتیں حاصل نہیں ہونگی

آسٹریا سے صلح نامہ کا جلد از جلد تصفیہ کرایا جائے

چار بڑی طاقتوں سے آسٹریا کی درخواست

لنڈن ۶ جنوری۔ آسٹریا نے چار بڑی طاقتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ برلن کانفرنس میں آسٹریا کے مسئلہ کو اولیت کا درجہ دیا جائے۔ کل آسٹریا کے دارالحکومت میں چار طاقتوں کے نمائندوں کو چار مراسلے دیئے گئے۔ جن میں کہا گیا ہے کہ آسٹریا کے مسئلہ کا جلد از جلد تصفیہ کرنا ضروری ہے۔

بوگنڈا پارلیمنٹ کی قرارداد

لنڈن ۶ جنوری۔ کل یوگنڈا کی پارلیمنٹ میں ایک قرارداد پاس کی گئی۔ جس میں کہا گیا کہ شاہ بوگنڈا کی عدم موجودگی میں ملکہ برطانیہ الزبتھ دوم کا شایان شان خیر مقدم نہیں ہوسکے گا۔

مقامی طور پر سیمنٹ کی پیداوار میں اضافہ

کراچی ۶ جنوری کراچی کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ مقامی طور پر تیار کیا ہوا سیمنٹ اب بڑی مقدار میں فروخت کے لئے موجود ہے۔ پچھلے سال کراچی کے سیمنٹ کے کارخانے نے ستر ہزار ٹن سے زیادہ سیمنٹ تیار کیا۔ اسی لئے سیمنٹ کی قیمتیں بڑھائی نہیں گئیں۔

کالاباغ کے خام لوہے کی جانچ پڑتال

کالاباغ ۶ جنوری۔ کالاباغ میں جو جرمن انجینئر خام لوہے کے ذخیروں کا جائزہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے خام لوہے کے چند نمونے جرمنی بھیجے ہیں تاکہ یہ پتہ لگایا جاسکے کہ اس میں لوہے کی کتنی مقدار موجود ہے۔

پاکستان کی بین الاقوامی ہوائی کمپنی اپریل میں کام شروع کردیگی

کراچی ۶ جنوری۔ پاکستان کی بین الاقوامی ہوائی کمپنی اپریل کے تیسرے ہفتہ میں اپنا کام شروع کردے گی۔ فی الحال اس کے تین سپر کانسٹیلیشن طیارے کام کریں گے۔ پہلے یہ طیارے کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان فضائی سروس شروع کریں گے۔ بعد میں مشرق وسطی کے ملکوں میں بھی سروس شروع کردی جائے گی۔

اٹلی کی کابینہ مستعفی ہوگئی

روم ۶ جنوری۔ اٹلی کی کابینہ مستعفی ہوگئی ہے۔ کیونکہ وزیر اعظم سائینور پیلا نے اپنا استعفیٰ صدر کو پیش کردیا ہے معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم اپنی کابینہ میں رد و بدل کرنا چاہتے تھے۔ مگر اس مسئلہ پر ان کی پارٹی کرسچن ڈیمو کریٹک پارٹی میں ہی اختلاف رائے پیدا ہوگیا جس کی بنا پر انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔

موتمر عالم اسلامی کی طرف سے اسمٰعیل الازہری کو مبارکباد

کراچی ۶ جنوری۔ موتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری مسٹر انعام اللہ خاں نے سوڈان میں نئی کابینہ بننے پر وزیر اعظم مسٹر اسمٰعیل الازہری کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

ڈھاکہ میں دفاعی سروسوں کا یوم پرچم

ڈھاکہ ۶ جنوری۔ کل ڈھاکہ میں دفاعی سروسوں کا مشترکہ طور پر یوم پرچم منایا گیا۔ اس موقعہ پر وزیر اعلےٰ مسٹر نور الامین نے ایک نشری تقریر میں اپیل کی کہ سابق فوجیوں اور ان کے خاندانوں کی بہبود کے لئے روپیہ جمع کیا جائے۔

آزاد کشمیر میں مہاجرین کی آبادکاری

مظفرآباد ۶ جنوری۔ حکومت آزاد کشمیر نے ڈیڑھ سو مہاجر خاندانوں کو تین لاکھ روپے کے تقاوی قرضے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان خاندانوں کو کشمیر میں مہاجرین کی نئی بستیوں میں بسایا جائے گا اور کاشت کے لئے زمین بھی دی جائے گی۔

حکومت پاکستان نے متروکہ جائدادوں کے سمجھوتہ پر عمل درآمد کرنے کا حکم دیا

کراچی ۶ جنوری۔ حکومت پاکستان نے حکم دیا ہے کہ متروکہ جائدادوں کے سوال پر جولائی اور اگست میں ہندوستان سے جو سمجھوتہ ہوا تھا اس پر اس مہینے کی پہلی تاریخ سے عمل شروع کردیا جائے۔ سمجھوتہ پر عملدرآمد کرنے والے تمام متعلقہ افسروں کو ضروری ہدایات دے دی گئی ہیں۔ ہندوستانی حکومت اس سمجھوتہ کے متعلق غیر ضروری طور پر شور مچاتی رہی ہے۔ حالانکہ کسی سمجھوتہ پر عمل آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔ اور اس کے اثرات آہستہ آہستہ معلوم ہوتے ہیں

وزیر خارجہ کراچی پہنچ گئے

کراچی ۶ جنوری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان مشرق وسطی کے ملکوں کا دورہ کرنے کے بعد آج صبح دمشق سے کراچی پہنچ گئے۔

عبدالقادر پرنٹر پبلشر نے آرمی پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۷ جنوری ۱۹۵۴ء

دو مفید باتیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز جماعت سے خطاب کرتے ہوئے جو تقریر دلپذیر فرمائی ہے اس میں بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ اگر مسلمان اس کو اپنی زندگیوں کے لائحہ عمل میں شامل کرلیں۔ تو چند دنوں میں ہماری حالت میں ایک نہایت مستحسن انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ ان باتوں میں سے ایک بات عورتوں کی تعلیم کے متعلق ہے۔

جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ پاکستان میں عورتوں کی نسبت مردوں کی تعلیم سے نصف ہے یہاں مردوں میں سے صرف ۱۵ فیصدی تعلیم یافتہ ہیں۔ اسی طرح عورتیں صرف ۷½ فیصدی تعلیم یافتہ ہیں۔ تعلیم کی یہ حالت نہایت اندیشہ ناک ہے۔ اور مسلمانوں کو نہ صرف عورتوں کی تعلیم کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دینا لازمی ہے۔ بلکہ مردوں کی تعلیم کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

بے شک حکومت کا بھی کام ہے کہ ملک میں زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرنے کے ذرائع پیدا کرے۔ اور ملک کی آمدنی کا ایک معقول حصہ اس پر خرچ کرے۔ مگر ایک ایسے ملک میں جس میں تعلیم کی فیصدی تعداد اتنی پست ہو حکومت اگر اپنا تمام مالیہ بھی اس پر خرچ کردے۔ تو پھر بھی خاطر خواہ نتائج پیدا کرنا مشکل ہے۔ اور مغرب کے ممالک کے ساتھ جن میں اب بہت سے ممالک میں سو فیصدی تعلیم ہے مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اس لئے حکومت پر سارا انحصار رکھنا بیکار ہے۔ جب تک ہمارے ملک کے وہ لوگ جو تعلیم یافتہ ہیں اپنے ہم وطنوں کو تعلیم یافتہ بنانے کی کوئی منظم مہم شروع نہ کریں یہ کام سرانجام نہیں پا سکتا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو طریق بیرونجات کی عورتوں کی تعلیم کے متعلق فرمایا ہے کہ ہر خواندہ عورت سال میں اپنی دو بہنوں کو خواندہ بنانے کا عہد کرے۔ ہمارے خیال میں یہ طریق ناخواندہ لوگوں کو خواندہ بنانے کے لئے نہایت مؤثر اور مفید ہے۔ اگر ہم اس طریق پر عمل کریں۔ تو ہم تمام پاکستان کے باشندوں کو چند سالوں میں خواندہ بنا سکتے ہیں۔

دوسری نہایت مفید بات جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ اور جو مسلمانان پاکستان کو اختیار کرلینی چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے معمولی کاروبار کے علاوہ کوئی زائد کام اپنے ہاتھ سے بھی کیا کریں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ

"تیسری تحریک میں عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی یہ کرنی چاہتا ہوں کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے کاروبار ملازمت اور روزگار کے کام کے علاوہ اپنے ہاتھ سے کام کرکے کچھ زائد آمد پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور یہ زائد آمدنی اگر غریب ہو تو اس کا ایک حصہ اور امیر ہونے کی صورت میں ساری کی ساری سلسلہ کو بطور چندہ پیش کردے۔ مثلاً ہمارے ہاں ان پڑھ لوگوں کو خط لکھانے میں دقت پیش آیا کرتی ہے۔ ہمارا ایک لکھا پڑھا آدمی یہ کرسکتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو خط لکھ دے اور ان سے مثلاً پیسہ پیسہ وصول کرے۔ اور پھر اس زائد آمدنی کو چندہ میں دے دے۔ اپنے مقررہ کاروبار کے علاوہ ہاتھ سے کام کرکے زائد آمدنی پیدا کرنے سے جہاں سلسلہ اور اسلام کو فائدہ ہوگا۔ وہاں اس سے امیر اور غریب میں امتیاز کم ہوگا۔ اور ان دونوں طبقوں میں جو بُعد نظر آتا ہے وہ دور ہوتا چلا جائیگا۔ مسلمانوں کے بڑے بڑے بزرگوں کے متعلق تاریخ میں کثرت سے ایسے تذکرے آتے ہیں کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرکے کمائی کیا کرتے تھے۔ دراصل وہ اسی حکمت کو مدنظر رکھ کر کیا کرتے تھے۔

عورتیں سوت کات کر یا پراندے اور آزاربند تیار کرکے میری اس تحریک پر عمل کرسکتی ہیں۔ غرض میں چاہتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک چاہے وہ مرد ہو یا عورت اس تحریک پر عمل کرے۔ اور اپنے ہاتھ سے کام کرکے کچھ آمد پیدا کرنے اور پھر اسے چندہ میں دینے کی کوشش کرے۔"

(المصلح ۵ جنوری ۱۹۵۴ء صفحہ ۳)

یہ ایک نہایت ہی ضروری امر ہے۔ جس کی طرف حضور نے توجہ دلائی ہے۔ ہمارے ملک میں بہت سا وقت بے کار باتوں میں ضائع چلا جاتا ہے۔ جن ممالک نے صنعت و حرفت میں آج اتنی ترقی کی ہے اگر ہم ان لوگوں کی گھریلو زندگیوں کو دیکھیں۔ تو ہمیں نظر آئے گا کہ ان ممالک کے عوام اپنا وقت بالکل ضائع نہیں کرتے۔ اور اپنے معمولی کاروبار کے علاوہ بھی کوئی نہ کوئی کام کرتے رہتے ہیں اس کے باوجود، تفریح کے لئے بھی کافی وقت نکال لیتے ہیں

اس ضمن میں اصل بات تقسیم اوقات سے تعلق رکھتی ہے۔ حیرت ہے کہ اگرچہ ایک مسلمان کے لئے نمازوں کی صورت میں خود اللہ تعالیٰ نے تقسیم اوقات کا سبق دیا ہے۔ مسلمان ہی آج ایسی قوم ہے۔ جو اس پر کم سے کم عمل کرتی ہے۔ اگر ہم اپنے اوقات میں سے روزانہ مثلاً ایک گھنٹہ زائد دستی کام کے لئے وقف کردیں۔ تو ہم نہ صرف اپنے لئے زائد آمدنی پیدا کرسکتے ہیں۔ بلکہ ملک و قوم کو بھی بہت زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ اور ملکی صنعت و حرفت میں ترقی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اور اس طرح بہت سا ملک کا روپیہ بچا سکتے ہیں۔ جو ہمارے دوسرے کاموں میں صرف ہوسکتا ہے۔

حضور نے صرف مثالاً مردوں کے لئے ان پڑھ لوگوں کے خطوط لکھنے اور عورتوں کے لئے آزاربند اور پراندے وغیرہ بنانے کی ترغیب دلائی ہے۔ مگر یہ صرف امثال امر کے لئے آپ نے فرمایا ہے ورنہ آج کی دنیا میں بیسیوں نہیں بیچاسوں صنعتی چیزیں ہیں جو معمولی سی مشینری کی مدد سے ہمارا ہر ایک فرد کافی تعداد میں تیار کرسکتا ہے۔

ہم نے کئی بار جاپان کی مثال دی ہے۔ جاپان میں شاید ہی کوئی ڈاکٹر پروفیسر یا کوئی حکومت کا ملازم ہوگا۔ جو کوئی نہ کوئی دستی صنعتی کام نہ کرتا ہو۔ گھر کا ہر ایک رکن حتیٰ کہ بچے بھی کوئی نہ کوئی کام ضرور کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی جبکہ جاپان سیاسی لحاظ سے ایک طرح سے محکوم ہوچکا ہے۔ صنعت و حرفت میں وہ مغربی ممالک کا غالب حریف بنا ہوا ہے۔ خود پاکستان میں روزانہ استعمال کی پچاس فیصدی ایسی اشیاء ہیں جو جاپانی ہیں۔ بچوں کے کھلونوں سے لے کر کپڑے تک جاپانی ہوتے ہیں۔ ان میں سے بہت سی اشیاء ایسی ہوتی ہیں جو گھروں میں معمولی مشینری کی مدد سے گھر کے افراد تیار کرتے ہیں۔ اور یہ اشیاء مثلاً جاپانی کھلونے پوڈر صابن وغیرہ اتنے سستے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔

اب اس کے امکانات روز بروز زیادہ ہورہے ہیں۔ ہمارے بچے ہماری عورتیں۔ ہمارے جوان ہمارے بوڑھے اگر چاہیں تو کوئی نہ کوئی دستی کام کرسکتے ہیں۔ اور وسیع پیمانے پر کرسکتے ہیں۔ صرف محنت کی عادت اور تقسیم اوقات کی پابندی کی ضرورت ہے۔

ہمیں امید ہے کہ احمدی گھرانے جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایات فرمائی ہیں۔ آئندہ اپنے فرصت کے اوقات ہرگز ضائع نہیں کریں گے۔ بلکہ زائد آمدنی پیدا کرکے اپنے اور دینی کاموں میں صرف کریں گے۔ اور اس طرح نہ صرف دین کی تبلیغ میں ممد و معاون ثابت ہوں گے۔ بلکہ ملک و قوم کے سامنے بھی ایک اچھی مثال پیش کرکے اس کے استحکام اور اس کی بہبودی کا ذریعہ بنیں گے

ڈان اور ایوننگ سٹار کراچی

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ حکومت پنجاب نے بھی مرکزی حکومت کی تقلید میں انگریزی روزناموں ڈان اور ایوننگ سٹار کراچی پر سے پابندی اٹھالی ہے۔ ہم حکومت اور ڈان اور ایوننگ سٹار کے عملہ کو اس پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ حکومت اور ان اخبارات میں باہم جو غلط فہمیاں پیدا ہوگئی تھیں وہ دور ہوگئی ہیں۔

پاکستان ایک نیا ملک ہے۔ اس میں پریس اور حکومت کا تعاون ابھی نہایت ضروری ہے۔ کوئی حکومت اخبارات کی جائز اور تعمیری تنقید کے بغیر ترقی نہیں کرسکتی۔ اور پاکستان کی حکومت بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ مگر جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے چونکہ پاکستان ایک نیا ملک ہے۔ اس لئے اس کی بنیادیں مستحکم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ملکی پریس اور حکومت کے درمیان کوئی تصادم نہ ہو۔ جو ملک و قوم کے لئے ضرر رساں ثابت ہوسکتا ہے۔ بہرحال ہم خوش ہیں کہ ڈان اور حکومت کے درمیان جو غلط فہمیاں پیدا ہوگئی تھیں وہ دور ہوگئی ہیں۔

خوشخبری

احمدیہ تجار ڈائرکٹری چھپ کر آچکی ہے۔ کتابی سائز ۱۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں تاجر احباب کے اسماء علاقہ وار ہیں۔ اور دوسرے حصہ میں شعبہ وار امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے تاجر احباب کی کتابیں ایک روپیہ فی کتاب ادا کرکے نظارت امور عامہ کے دفتر سے منگوالیں۔

قائمقام ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱)

(از حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب ربوہ)

جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۳ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی حسب ذیل تقریر مکرم جناب نور الدین صاحب منیر نائب ناظر دعوت و تبلیغ نے پڑھ کر سنائی حضرت مفتی محمد صادق صاحب علالت کے باعث اجلاس میں خود تشریف نہ لا سکے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے خادموں پر بڑی مہربانیاں تھیں۔ عموماً دونوں وقت کا کھانا باہر مہمانوں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ مگر عمر کے آخری سالوں میں یہ بات نہ ہو سکی۔ حضور علیہ السلام کی عادت تھی۔ کہ عموماً صبح کے وقت سیر کے واسطے قادیان کی بستی سے باہر ایک یا دو میل تک چلے جاتے تھے۔ چند خدام بھی ساتھ جاتے تھے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ ایک دن حضور علیہ السلام اسی طرح سیر کے لئے بھینی کی سڑک پر جا رہے تھے۔ جو خدام ساتھ تھے۔ ان میں سے کسی نے عرض کیا۔ کہ حضور ایک لڑکا ہندوستان سے آیا ہوا ہے۔ وہ قرآن شریف بہت خوش الحانی سے پڑھتا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا۔ اسے کہو۔ کہ ہمیں قرآن شریف سنائے۔ یہ فرما کر حضور سڑک کے کنارے ایک طرف ہو کر زمین پر ہی بے تکلف بیٹھ گئے۔ نہ کوئی کپڑا بچھایا گیا۔ اور نہ کوئی دری بچھائی گئی۔ زمین پر ہی حضورؑ بیٹھ گئے۔ اور جتنے خدام ساتھ تھے۔ وہ بھی سب زمین پر بیٹھ گئے۔ اور اس لڑکے نے قرآن شریف پڑھنا شروع کیا۔ یہ لڑکا ہندوستان سے آیا ہوا تھا۔ آج کل نظارت امور عامہ میں ایک صاحب منشی کظیم الرحمٰن صاحب ہیں ان کا وہ رشتہ دار تھا۔ اور بطور مہمان کے آیا ہوا تھا۔ اس نے قرآن شریف پڑھا۔ اس کی آواز میں رقت اور خوش الحانی بہت تھی۔ میں نے دیکھا۔ کہ حضورؑ بھی اس کا قرآن شریف سنتے ہوئے چشم پُر آب ہو رہے تھے۔

مغرب سے سورج کا طلوع

اسی سیر کے موقع کی ایک اور بات مجھے یاد آئی ہے۔ کہ ایک دن سیر پر جاتے ہوئے راستہ میں ایک شخص نے عرض کیا۔ کہ حضور کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ امام مہدی جب پیدا ہوگا۔ تو اس کی یہ نشانی ہوگی۔ کہ سورج مغرب سے نکلے گا۔ حضور نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ آپ امام مہدی ہیں۔ مگر سورج تو مغرب سے نہیں نکلتا۔ جیسا کہ پہلے ہمیشہ مشرق سے نکلا کرتا تھا۔ ویسا ہی اب بھی مشرق سے نکلتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ سورج اور چاند اور ستاروں اور سیاروں کے واسطے جو رفتاریں اللہ تعالےٰ نے مقرر کی ہیں۔ ان میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ پیشگوئیوں میں جو اس قسم کے الفاظ ہوتے ہیں۔ ان کی تعبیر کی جاتی ہے۔ اس پیشگوئی میں جو لکھا ہے۔ کہ سورج مغرب سے نکلے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم کا سورج مغربی ممالک پر پہلے روشنی نہیں دے گا۔ لیکن آخری زمانہ میں جب امام مہدی کے ظہور کا وقت ہوگا۔ تو مغربی ممالک پر بھی دین اسلام کی اشاعت ہونے لگے گی۔ اس سے پہلے نہ ہوگی۔ چنانچہ اب انگلستان سے خبر آئی ہے۔ کہ وہاں بھی بعض انگریز دین اسلام قبول کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب جس کا نام مسٹر کوئلم Quilliam ہے۔ اور انگلستان میں وکالت کا کام کرتا ہے۔ اس نے دین اسلام قبول کر لیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ خواب میں دکھایا گیا تھا۔ کہ آپ انگلستان میں ہیں۔ اور سفید چڑیاں پکڑ رہے ہیں۔ حضورؑ نے فرمایا۔ کہ اس سے مراد انگریز ہیں۔ جو انشاء اللہ دین اسلام قبول کریں گے۔ جب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تبلیغ کے واسطے انگلستان گیا۔ تو لنڈن میں سب سے پہلے جو انگریز میرے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ اس کا نام مسٹر سپیرو Sparrow تھا۔ سپیرو انگریزی میں چڑیا کو کہتے ہیں۔ میں نے مسٹر سپیرو کی تصویر اپنی کتاب "ذکر حبیب" میں درج کی ہے۔ اس سے حضورؑ کی خواب پوری ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس بات کی بڑی خواہش تھی۔ کہ یورپ کے لوگ دین اسلام قبول کریں۔

"یورپ مسلمان ہو گیا"

ایک دفعہ قادیان میں میں حضورؑ کے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور حضور کچھ مضمون لکھ رہے تھے۔ باہر سے دروازے میں کسی نے کنڈی کھڑکائی۔ حضورؑ نے مجھے فرمایا۔ کہ آپ جا کر دیکھیں کون ہے؟ میں مسجد کی سیڑھیوں کے پاس گیا۔ تو دیکھا کہ ایک ہندوستانی صاحب ہیں۔ جو امروہہ کے رہنے والے تھے۔ اور ان کا نام قاضی آل محمدؐ تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں امرتسر سے آیا ہوں۔ مجھے حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے بھیجا ہے۔ اور مجھے ایک خوشخبری دی ہے۔ کہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو سناؤں۔ مگر مولوی صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ پہلے حضرت صاحب ہی کو سنانا اور کسی کو نہ بتانا۔ اس واسطے میں آپ کو نہیں بتلا سکتا۔ میں نے اندر جا کر حضور سے عرض کیا۔ کہ قاضی آل محمد صاحب کوئی خوشخبری لائے ہیں۔ مگر وہ مجھے نہیں بتاتے۔ کہتے ہیں حضور ہی کو سنائیں گے۔ حضرت صاحب ہنسے اور فرمایا۔ کہ میں ایک ضروری مضمون لکھ رہا ہوں۔ اگر میں اٹھ کر باہر گیا۔ تو مضمون کے لکھنے میں حرج ہوگا۔ آپ قاضی صاحب کو کہیں۔ کہ وہ خوشخبری آپ کو سنا دیں۔ اور آپ اندر آ کر مجھے سنائیں۔ میں پھر باہر گیا۔ تو قاضی آل محمد صاحب نے فرمایا۔ کہ امرتسر میں ایک مخالف مولوی کے ساتھ مولوی محمد احسن صاحب نے مباحثہ کیا۔ اور اس مخالف کو بڑی بھاری شکست دی۔ یہ خبر میں نے حضرت صاحب کو جب اندر جا کر سنائی۔ تو حضورؑ ہنسے اور فرمایا۔ کہ میں نے سمجھا یہ خوشخبری لائے ہونگے۔ کہ یورپ مسلمان ہو گیا۔ حضورؑ کے اس قول سے ظاہر ہے۔ کہ حضور کی دلی خواہش کیا تھی۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام

میں لنڈن میں تھا۔ جب مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا حکم بذریعہ تار پہنچا۔ کہ آپ تبلیغ کے واسطے امریکہ چلے جائیں۔ میں نے بطریق مسنون استخارہ کیا۔ تو میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں امریکہ کے کسی شہر میں ایک بڑے ہال میں لیکچر دے رہا ہوں۔ بہت سے مرد اور عورتیں میرا لیکچر سنکر خوشی کا اظہار کرتے رہے۔ جب لیکچر ختم ہوا۔ تو بعض لوگوں نے کچھ سوالات کئے۔ جن کے میں نے جواب دیئے۔ اس کے بعد وہ جلسہ ختم ہوا۔ اور سب لوگ اٹھ کر چلے گئے۔ مگر ایک نوجوان لیڈی بیٹھی رہی۔ میں نے آگے بڑھ کر اس لیڈی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ لیکچر تو ختم ہو گیا۔ اور سب لوگ چلے گئے۔ آپ کس واسطے بیٹھی ہیں۔ اس نے جواب دیا۔ کہ آپ نے دین اسلام کی صداقت پر جو تقریر کی ہے۔ وہ مجھے بہت پسند آئی ہے۔ اور میں اس کو تسلیم کرتی ہوں۔ آپ مجھے بھی دین اسلام میں داخل کر لیں۔ میں نے اسے کلمہ پڑھایا۔ اور شرائط بیعت کے کاغذ پر اس کے دستخط کرائے۔ اور جیسا کہ ہم ہر نو مسلم کو کوئی اسلامی نام دیتے تھے۔ اس لڑکی کا نام میں نے فاطمہ مصطفےٰ رکھا۔ یہ سب خواب کی بات ہے۔ اس خواب سے مجھے تشفی ہوئی۔ کہ میں ضرور امریکہ جاؤں گا۔ اور انشاء اللہ مجھے اس میں کامیابی ہوگی۔ اور میری تبلیغ سے امریکن لوگ دین اسلام قبول کریں گے۔ پس میں نے امریکہ جانے کی تیاری کی۔ اور اللہ تعالےٰ سے تین دعائیں کیں۔ ایک یہ کہ مجھے امریکہ میں ایک مسجد بنانے کی توفیق ہو۔ کیونکہ میں نے سنا تھا۔ کہ اس وقت سارے امریکہ میں کوئی اسلامی مسجد نہ تھی۔ دوسری دعا میں نے یہ کی۔ کہ مجھے ایسی جماعت نو مسلموں کی مل جائے۔ جو بہت اخلاص رکھنے والی ہو۔ تیسری دعا یہ تھی۔ کہ مجھے توفیق ہو۔ کہ میں انگریزی میں ایک رسالہ شائع کرتا رہوں۔ جو تائید اسلام کے لئے ہو۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے میری تینوں دعائیں قبول فرمائیں۔ قادیان سے اس وقت مجھے تین سو روپیہ ماہوار بھیجا جاتا تھا۔ لیکن میرا تبلیغی خرچ اور نو مسلموں کی مہمان نوازی پر ہزار روپیہ ماہوار کے قریب خرچ ہوتا تھا۔ سات سو روپیہ ماہوار کے قریب امریکہ کے نو مسلم اپنے اخلاص سے میرے لئے جمع کر دیتے تھے۔ اور انگریزی رسالہ بنام "مسلم سن رائز" میں نے جاری کیا۔ جو اب تک جاری ہے۔ اور اب ہمارے احمدی مشنری امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن سے اسے شائع کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں نے ایک مسجد شکاگو کے شہر میں بنائی۔ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب جب پہلی دفعہ امریکہ گئے۔ تو واپس آ کر مجھے فرمایا۔ کہ میں نے آپ کی بنائی ہوئی مسجد میں امریکہ میں نماز پڑھی۔ اور وہاں کے احمدیوں نے مجھے چائے کی دعوت دی۔ جب میں امریکہ میں پہنچا۔ تو پہلے نیو یارک کے شہر میں میں نے تبلیغ کا کام شروع کیا۔ اور ایک مکان جس میں بڑا ہال تھا۔ ستر ڈالر ماہوار پر کرایہ پر لیا اور وہاں لیکچر دینے شروع کئے۔ اور لیکچروں کے اشتہار وہاں کے اخباروں میں چھپوائے۔ پہلے ہی لیکچر میں بہت سے آدمی جمع ہوئے۔ اور لیکچر کے بعد انہوں نے سوالات کئے۔ لمعود جیسا کہ میں نے لنڈن میں خواب میں دیکھا تھا۔ لیکچر ختم ہونے پر جب سب لوگ اٹھ کر چلے گئے۔ تو ایک نوجوان عورت بیٹھی رہی۔ اس سے میں نے دریافت کیا۔ کہ لیکچر ختم ہو گیا۔ سب لوگ چلے گئے۔ آپ کیوں بیٹھی ہیں۔ تو اس نے وہی جواب دیا۔ جو میری خواب میں اس نے کہا تھا۔ کہ مجھے آپ کی تقریر بہت پسند آئی۔ میں بھی دین اسلام میں داخل ہونا چاہتی ہوں۔ تب مجھے اپنا خواب یاد آیا۔ اور میں نے اسے کہا۔ کہ میں آپ کو پہلے خواب میں دیکھ چکا ہوں۔ آپ فاطمہ مصطفیٰ ہیں۔ یہ ایک الہامی نام تھا۔ جو نہ میں نے پہلے کسی عورت کا یہ نام سنا تھا۔ اور نہ اس کے بعد آج تک کسی عورت کا یہ نام سنا گیا۔ فاطمہ مصطفیٰ بڑی مخلص عورت تھیں۔ اور انہوں نے تبلیغ کے دینی کاموں میں ہماری بہت مدد کی۔

ترقی کا ذریعہ

جو دوست باہر سے آتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملتے۔ حضور ان سے دو باتیں پوچھا کرتے تھے۔ اول۔ کیا آپ کے شہر میں کوئی احمدیوں کی مسجد ہے۔ اگر نہیں ہے۔ تو ضرور اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے ایک مسجد بنا لیں۔ خواہ ایک جھونپڑا ہی ہو۔ جہاں خدا کی عبادت کے لئے جگہ بن جاتی ہے۔ وہاں بہت برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ دوسرا سوال یہ پوچھتے تھے۔ کہ کیا آپ کے شہر میں ہمارے سلسلہ کی کوئی مخالفت ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ اگر

کوئی دوست یہ جواب دیتا۔ کہ ہمارے ہاں تو مخالفت کوئی نہیں ہوتی۔ تو فرماتے پھر ترقی کیسے ہوگی۔ مخالفت سے آپ نہ ڈرتے تھے۔ بلکہ اس کو ترقی کا ذریعہ فرمایا کرتے تھے۔

خدام کی بیمار پرسی

اس راقم کے حال پر حضرت صاحب کی بہت مہربانیاں تھیں۔ جب میں لاہور میں ملازم تھا۔ اور وہاں اکونٹنٹ جنرل کے دفتر میں آڈیٹر تھا۔ تو وہاں میں ایک دفعہ ایسا بیمار ہوگیا۔ کہ دن رات چارپائی پر لیٹا رہتا۔ اور کہیں آنے جانے کی ہمت نہ تھی۔ اتفاق سے انہی دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چند روز کے لئے قادیان سے لاہور تشریف لے گئے۔ اور لاہور میں منشی تاج الدین صاحب احمدی کے مکان پر مقیم ہوئے۔ سب دوست حضور سے ملنے کے لئے جاتے رہے۔ مگر میں بسبب علالت نہ جا سکا۔ ایک دن حضورؑ نے اپنی مجلس میں دوستوں سے ذکر کیا۔ کہ مفتی صاحب ہمیں ملنے نہیں آئے۔ کیا سبب ہے؟ دوستوں نے عرض کیا۔ کہ مفتی صاحب ایسے بیمار ہیں۔ کہ چل نہیں سکتے۔ حضورؑ نے فرمایا۔ وہ چل نہیں سکتے۔ تو ہم تو چل سکتے ہیں۔ ہم ان کی بیمار پرسی کے لئے چلیں گے۔ چنانچہ دوسری صبح حضور میرے مکان پر تشریف لائے۔ میں اس وقت لاہور کے محلہ ستھاں میں ایک کرایہ کے چھوٹے سے چوبارے میں رہتا تھا۔ حضورؑ اس چوبارے میں میرے پاس تشریف لائے۔ صاحبزادہ محمود احمدؓ صاحب اور حضرت مولوی نور الدین صاحب آپ کے ساتھ تھے۔ چند اور دوست بھی تھے۔ مگر وہ نیچے گلی میں کھڑے رہے۔ کیونکہ اوپر مکان تنگ تھا۔ حضورؑ میرے پاس چارپائی پر بیٹھ گئے۔ اور حالات دریافت فرماتے رہے۔ اور مختلف باتیں ہوتی رہیں تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد حضور نے پینے کے واسطے پانی مانگا۔ جو میری بیوی نے پاس کے کمرہ سے پیش کر دیا۔ جب حضور پی چکے۔ تو میں نے ہاتھ بڑھایا۔ تاکہ باقی پانی میں پی سکوں۔ حضورؑ نے فرمایا۔ کیا آپ پئیں گے میں نے عرض کیا۔ پیوں گا۔ تب حضورؑ نے فرمایا۔ اچھا میں اس میں دم کر دیتا ہوں۔ حضور نے کچھ پڑھ کر اس میں دم کر کے مجھے دیا۔ اور میں نے پی لیا۔ اس کے بعد حضورؑ نے فرمایا۔ کہ آپ بیمار ہیں۔ اور لکھا ہے۔ کہ بیمار کی بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ ہمارے سلسلہ کی ترقی اور کامیابی کے واسطے دعا کریں۔

تقویٰ کی تعریف

ہمارے پیدائشی وطن بھیرہ ضلع شاہ پور کا رہنے والا ایک احمدی بھائی جس کا نام غالباً اسلام دین تھا۔ ایک دفعہ قادیان آیا۔ اور چند روز رہ کر جب رخصت ہونے لگا۔ تو اس نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور اب میں وطن جاتا ہوں۔ حضور مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔ حضورؑ نے فرمایا۔ تقویٰ اختیار کرو۔ اس نے عرض کیا۔ کہ حضور میں ایک ان پڑھ آدمی ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ تقویٰ کیا ہوتا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا۔ کہ تقویٰ یہ ہے۔ کہ ہر ایک کام جو تم کرنے لگو۔ اس پر غور کرلو۔ کہ اس کام میں کوئی ایسی بات تو نہیں۔ جس سے یہ شبہ ہوسکے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس سے ناراض ہوگا۔ خواہ وہ شبہ دسویں حصہ کا ہو۔ تب بھی وہ کام نہ کریں۔ صرف وہی کام کریں۔ جس کے متعلق پورا یقین ہو۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل ہوگی۔

عمر میں برکت

میری عمر اس وقت ۸۱ سال ہے۔ اور میں اپنی جسمانی حالت کے لحاظ سے کبھی خیال نہ کرتا تھا۔ کہ اتنی عمر پاؤں گا۔ لیکن یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ کہ میں اس عمر تک پہنچ گیا۔ قادیان میں ایک دفعہ میں ایسا بیمار ہوا۔ کہ میری بیوی نے سمجھا۔ کہ میرا آخری وقت آگیا ہے۔ اور وہ گھبرا کر روتی ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس چلی گئی۔ ہم اس وقت قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان کے ایک حصہ میں مقیم تھے۔ میری بیوی نے جس کا نام امام بی بی تھا۔ روتے ہوئے میری حالتِ زار کی خبر حضرت صاحبؑ کو دی۔ حضورؑ نے تھوڑی سی کستوری دی۔ کہ یہ مفتی صاحب کو کھلاؤ۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ صحت دے دیگا۔ یہ صبح کا وقت تھا۔ حضورؑ اسی وقت اٹھے۔ اور وضو کر کے نماز شروع کر دی۔ اور میرے لئے صحت کی دعا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اور میری حالتِ صحت اچھی ہوگئی۔

(باقی)

ضروری اعلان

رہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے سابقہ بقایا داران کو چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض کی طرف سے جواب موصول ہوئے ہیں۔ اور بعض دوستوں کی طرف سے جواب تک بھی موصول نہیں ہوئے اور بعض صرف ایک آدھ قسط ادا فرما کر پھر لاپرواہی سے کام لے رہے ہیں۔ مہربانی فرما کر وہ باقاعدہ ہونے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔ اور نادہند اصحاب جواب دینے کی زحمت فرمائیں۔ ورنہ ان کے نام مع ولدیت اخبارات میں شائع کر دیئے جائیں گے۔

خاکسار قریشی محمد نذیر سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ احمد نگر۔

دونوں حکومتوں کے افسران کا رویہ نہایت ہمدردانہ تھا زائرین کو بفضلہ کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا

قادیان کی زیارت سے شرفیاب ہونیکے بعد لاہور واپس پہونچنے پر امیر قافلہ چوہدری اسد اللہ خان کا بیان

لاہور ۳۱ دسمبر قادیان کی زیارت سے شرفیاب ہونے کے بعد ۳۰ دسمبر کی رات کو لاہور واپس پہونچنے پر مکرم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء نے ایک پریس بیان میں دونوں ملکوں کے حکام کے تعاون اور حسن سلوک کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا جملہ افسران متعلقہ کا رویہ گزشتہ سال کی نسبت اس مرتبہ اور بھی زیادہ ہمدردانہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ دوران سفر میں نہ جاتے وقت اور نہ واپس آتے ہوئے کسی قسم کی دقت کا سامنا کرنا پڑا۔

مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب ۲۰۰ زائرین کے اس قافلہ کے امیر تھے جو قادیان کی زیارت سے شرفیاب ہونے کے لئے ۲۵ دسمبر کو لاہور سے روانہ ہوا تھا۔ بیان جاری رکھتے ہوئے آپ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ کسٹم پوسٹوں پر جہاں کہ زائرین کو اکثر رات کے وقت کئی کئی گھنٹے ٹھہرنا پڑتا ہے۔ روشنی اور سائبان یا شیڈ وغیرہ کا معقول انتظام ہونا چاہیئے۔ تاکہ لوگ اندھیرے کی قباحت اور سردی وغیرہ سے محفوظ رہ سکیں۔ مثال کے طور پر آپ نے بتایا کہ رات کو ایک کسٹم پوسٹ پر ایک غریب مسافر جو قافلے سے تعلق نہ رکھتا تھا۔ اندھیرے میں کانٹے دار تاروں سے جا ٹکرایا۔ اور اس کے چہرے پر کچھ خراشیں آگئیں۔ اتفاق سے قافلے میں ڈاکٹر عبد المغنی صاحب کے پاس فرسٹ ایڈ کا سامان موجود تھا۔ چنانچہ آپ نے فوراً ہی مرہم پٹی کر کے اسے طبی امداد بہم پہونچائی۔

کامیاب جلسہ

بیان میں آپ نے اس امر پر نہایت خوشی کا اظہار فرمایا کہ اس سال قادیان کا سالانہ جلسہ بفضلہ تعالےٰ بہت کامیاب رہا۔ آپ نے بتایا کہ غیر مسلم مختلف اجلاسوں میں اس کثرت سے شریک ہوئے کہ اتنی بڑی تعداد میں پہلے کبھی شریک نہ ہوئے تھے۔ اس طرح دوستوں کو ان تک پیغام حق پہونچانے اور اسلام کی حقانیت سے روشناس کرانے کا موقعہ ملا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جذباتِ خیر سگالی کا اظہار

چوہدری صاحب موصوف نے اس امر کا بھی انکشاف فرمایا کہ اہل قافلہ خیر سگالی کے طور پر اپنے ساتھ گرو گرنتھ صاحب کے دو نسخے اور وافر مقدار میں ننکانہ صاحب کا پانی لے گئے تھے۔ چنانچہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۲ء کو ایک نہایت ہی سادہ اور مؤثر تقریب میں یہ چیزیں وہاں کے سکھوں کو پیش کی گئیں۔ جواباً سکھوں نے بھی خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اہل قافلہ کو قرآن پاک کے دو نسخے دیئے جو انہیں وہاں کے غیر مسلم پناہ گزینوں سے دستیاب ہوئے تھے۔ آپ نے بتایا کہ دور دراز کے بعض سکھ اور ہندو صاحبان تو ان دنوں خاص طور پر اس لئے قادیان آگئے تھے کہ وہاں شاید پاکستان سے آئے ہوئے برادرانِ واقف کاروں سے ملاقات ہوسکے۔ چنانچہ بعض لوگ لکھنؤ سے چل کر وہاں پہنچے۔ اور جلسہ میں شریک ہوئے۔

قافلے کی روانگی

یاد رہے۔ دو سو احمدی زائرین کا یہ قافلہ مکرم جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب کی قیادت میں ۲۵ دسمبر کو صبح دس بجے کے قریب جودھامل بلڈنگ سے پانچ لاریوں میں روانہ ہوا تھا۔ بہت سے مقامی احباب نے جودھامل بلڈنگ پہنچ کر دعاؤں کے ساتھ قافلے کو رخصت کیا۔ چنانچہ نہایت رقت انگیز اجتماعی دعا کے بعد قافلہ خدا تعالیٰ کی تحمید و تمجید کرتا ہوا واہگہ بارڈر کی جانب روانہ ہوا۔ اور وہاں کسٹم وغیرہ کی چیکنگ سے فارغ ہو کر اسی بارہ بجے دوپہر کے قریب سرحد عبور کی۔ جماعت احمدیہ لاہور کے بعض احباب قافلہ کو رخصت کرنے کے لئے مشایعت کے طور پر سرحد تک تشریف لے گئے۔ ان میں دفتر حفاظت مرکز کے بعض کارکنوں کے علاوہ شیخ محمود الحسن صاحب اور ملک محمد خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ سی۔ ایم۔ اے لاہور کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ہندوستانی سرحد پر وہاں کے کسٹم قواعد کی بجا آوری اور تکمیل میں اہل قافلہ کو چند گھنٹے انتظار کرنا پڑا۔ الغرض وہاں سے قافلہ ہندوستانی ٹائم کے سوا سات بجے شام روانہ ہو کر رات کے سوا دس بجے قادیان پہنچا۔ بہشتی مقبرے سے ملحق حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باغ میں درویشانِ قادیان نے نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ زائرین کا استقبال کیا۔ پُرخلوص و پُرتپاک خیر مقدم کا یہ نظارہ نہایت پرکیف تھا۔ رات کے وقت جبکہ شدید سردی پڑ رہی تھی۔ درویشوں کی مقدس بستی کے رہنے والے تمام مرد عورتیں اور بچے زائرین کے انتظار میں وہاں چشم براہ کھڑے تھے۔ لاریوں کے پہنچتے ہی تمام فضا پُرجوش نعروں سے گونج اٹھی۔ اور درویش بھائیوں نے اپنے نو وارد مہمانوں سے بغلگیر ہو کر انہیں خوش آمدید کہا۔

واپسی

جلسہ سالانہ میں شمولیت اور مقامات مقدسہ کی زیارت سے شرفیاب ہونے کے بعد قافلہ ۳۰ دسمبر کو ہندوستانی ٹائم کے مطابق صبح دس بجے قادیان سے روانہ ہوا۔ اور بٹالہ و امرتسر میں سے گزرتا ہوا

(باقی ص ۸ پر)

عام حالات میں اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف چندہ تحریک جدید

میں سالانہ دینا اچھی قربانی ہے

*

فرمایا: "جب انیس سال ختم ہونے کو آئے، تو میں نے فیصلہ کیا کہ میں تحریک جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا۔ جب تک کہ ہمارا سانس قائم ہے۔ تا خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ۱۹ سال تک محدود نہ رہے۔ بلکہ وہ ہماری ساری عمر تک چلتی چلی جائے۔ اور جس کی ساری زندگی تک خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے انعام جاتے ہیں۔ اس کے مرنے کے بعد بھی وہ اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ پس

میں پھر تم کو تحریک جدید کے وعدوں کی طرف بلاتا ہوں

ان کو بھی جن کو ابتدائی دور میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔ اور ان کو بھی جو بعد میں آئے۔ اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یا انہیں کوشش کرنی چاہئے میں نے سوچا ہے کہ اب تحریک جدید کی یہ شکل کر دی جائے کہ ہر دفتر جو اب بنے گا

اس کے دور اول اور ثانی بنتے چلے جائیں

اور ہر ایک دور ۱۹ سال کا ہو۔۔۔۔۔ اور دوسرے لوگ بھی اسی طرح ۱۹ - ۱۹ سال حصہ لیتے چلے جائیں گے۔ ۱۹ سال میں میں نے جو حکمت رکھی تھی میں اسے بدلنا نہیں چاہتا۔ ہر دور کے بعد

ایک کتاب رکھی جائے

جس میں تمام حصہ لینے والوں کے نام محفوظ کئے جائیں۔ اور اس کتاب کو جماعت کی لائبریریوں اور مساجد میں رکھا جائے۔ تاکہ آئندہ آنے والے اسے پڑھیں اپنی قربانیوں کا اس سے مقابلہ کریں اور دیکھیں کہ انہوں نے کس روح سے کام کیا ہے۔

میں نے یہ بھی بتایا تھا کہ پہلے لوگوں نے انتہائی قربانی کی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ جماعت کے بعض مردوں اور عورتوں نے اس تحریک میں اپنی پانچ پانچ چھ چھ ماہ کی آمد لکھوادی تھی۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ تحریک پہلے محدود عرصہ کے لئے تھی اور انہوں نے خیال کیا کہ چلو اتنے سال ہم قربانی کر لیں۔ اب اسے ہمیشہ کے لئے کر دیا گیا ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لئے اتنی قربانی کرنا

درحقیقت اب بوجھ ہے

جسے ہر شخص نہیں اٹھا سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ بغیر اولاد کے ہوں۔ یا وہ اپنے اخراجات بہت کفایت سے کرتے ہوں ان کو مستثنیٰ سمجھا جا سکتا ہے۔ وہ اگر چاہیں تو اپنی قربانی کو اسی معیار پر رکھیں۔ لیکن

باقی لوگوں کے لئے جنہوں نے پہلے سالوں میں بہت زیادہ قربانی کی

میری تجویز یہ ہے

کہ وہ اپنے معیار قربانی کو گرا دیں۔ یکدم گرانے سے چونکہ بجٹ کو نقصان پہنچے گا۔ اس لئے وہ یکدم نہ گرائیں۔ بلکہ

ہر سال دس دس فی صدی کم کرتے جائیں

میرے نزدیک موجودہ آمدنیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ اگر کوئی شخص اپنی ایک ماہ کی آمد کا

پچاس فی صدی دیدیتا ہے

تو یہ ایک اچھی قربانی ہے۔ پس اگر کوئی شخص اپنی ایک ماہ کی آمد کا

نصف دیدیتا ہے

مثلاً اس کی سو روپیہ ماہوار آمد ہے۔ تو وہ

پچاس روپیہ وعدہ لکھوا دے

تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے

اور اگر ایک ماہ کی پوری آمد سو کی سو ہی بطور وعدہ لکھوا دے تو ہم سمجھیں گے کہ اس نے تکلیف اٹھا کر قربانی کی ہے۔ لیکن جنہوں نے

پانچ پانچ چھ چھ ماہ کی آمدنیاں لکھوا دی ہیں

وہ اگر اپنی قربانی کو آئندہ بھی اسی معیار پر رکھیں۔ تو وہ گھر کے نظام کو بگاڑنے والے ہوں گے۔ سوائے چند افراد کے جن کے اخراجات محدود ہیں (ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ہر سال دس دس فی صدی کمی کرتے جائیں۔ (وکیل المال)

عام حالات میں یہ اجازت ہے۔ بلکہ میں یہ پسند کروں گا کہ ایسے لوگ ہر سال دس فی صدی کے حساب سے اپنا چندہ کم کرتے جائیں۔ یہاں تک کہ چندہ ایک ماہ کی آمد کے برابر ہو جائے۔

میں جانتا ہوں کہ ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے مخلص موجود ہیں جو اپنی ماہوار آمد سے بھی زیادہ چندہ دیتے ہیں بلکہ بعض ایسے بھی ہیں جن کی قربانی ان کی ماہوار آمد سے

دو دو تین تین گنا

زیادہ ہے۔ اور وہ خوشی سے یہ قربانی کر رہے ہیں (الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۵۳ء)

دور اول سال نہم)

پس آپ اچھی طرح سمجھ لیں اور دفتر اول والے اور دفتر دوم والے شاندار اپنے وعدے لکھوائیں۔ اور جلد سے جلد ادا کرنے کی بھی جدوجہد کریں۔

آپ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں اور شاندار وعدہ لکھوائیں۔

(۱) اگر انتہائی قربانی کر رہے ہیں۔ تو اپنے معیار قربانی کو آئندہ ہر سال دس فی صدی گراتے جائیں۔ حتیٰ کہ آپ کی قربانی ایک ماہ کی آمد کے برابر آ جائے۔

(۲) عام حالات میں ہر احمدی کے لئے۔ خواہ وہ دفتر اول کا ہو۔ یا دفتر دوم کا۔ اس کا معیار قربانی اس کی ایک ماہ کی آمد کا پچاس فی صدی حضور نے فرمایا ہے۔ اور وہ جو دفتر اول اور دفتر دوم کے اس معیار سے کم شرح سے دے رہے ہیں وہ پچاس فی صدی تک پہنچنے کے لئے اضافہ کر کے اسی سال میں وعدے کریں۔ تا وہ کمی جو انتہائی قربانیوں کے کم کرنے والوں کی ہو گی۔ اس کا ازالہ ہو۔ اور وہ خود قربانی کے اچھے معیار پر آ جائیں اور اس طرح تحریک جدید کی جڑیں مضبوط ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (وکیل المال ربوہ)

عراق ——— تاریخی اور ثقافتی پس منظر

عراق جو جزیرہ نمائے عرب کے شمال مشرقی حصہ میں واقع ہے دنیا کی ایک قدیم ترین تہذیب کا مالک ہے۔ اس ملک کی ثقافتی تاریخ ۷۰۰۰ سال پرانی ہے۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ ۵۰۰۰ سال پہلے اس ملک میں خواتین کے حقوق کا پہلا مسودۂ قانون مرتب ہوا تھا۔ عراق پہلا ملک تھا جہاں زراعت اور آبپاشی کا باقاعدہ نظام بنا۔ اور صحیح انتظامی مشینری قائم ہوئی۔

عراق کی تاریخ کے ابتدائی عہد میں یعنی ۳۹ ق م سے قبل بابل اور اسیریا کی دو عظیم مملکتوں کا عروج و زوال ہوا۔ اول الذکر مملکت دریائے فرات کے زیریں اور وسطی حصہ پر اور آخر الذکر دریائے دجلہ کے بالائی حصہ پر واقع تھی۔ سائنس معاشیات اور زراعت کے میدان میں ان دونوں مملکتوں کی کامیابیاں مشہور عام ہیں۔ عراق کی تاریخ کا دوسرا اہم دور ۳۹ ق م تا ۶۳۷ عیسوی آغاز اسلام کا ہے۔ اس دور میں غیر ملکیوں نے عراق پر حملہ کیا اور قبضہ کر لیا۔

لیکن اسلام نے ملک کو اسلامی سلطنت اور بعد میں عرب دنیا کا ایک جزو لاینفک بنا دیا۔

عباسی خلفاء کے زریں دور میں اور خاص طور پر ہارون الرشید اور ان کے بیٹے المامون کے شاندار زمانہ میں عراق میں مسلمانوں نے دانش و عقل کے میدان میں عظیم الشان ترقی کی جس کو ایچ۔ جی ویلز نے اپنی کتاب "آؤٹ لائن آف ہسٹری" میں سراہا ہے۔ ویلز لکھتا ہے:-

"اگر یونانی سائنٹفک طریقہ کے باپ تھے۔ تو عرب سوتیلے باپ تھے۔ دنیا نے روشنی اور طاقت کا تحفہ عربوں سے حاصل کیا نہ کہ لاطینی اصل سے"۔ عراق نے اسپین کے ذریعہ اعداد کو یورپ پہنچایا جہاں وہ عربی اعداد کے نام سے مشہور ہوئے۔

دار الخلافہ بغداد جو کو دوسرے عباسی خلیفہ المنصور نے بنوایا تھا۔ اعلیٰ ترین معیار کی ثقافت و شائستگی۔ صنعت اور تجارت کا مرکز بن گیا۔ اور ساری دنیا کے عالموں، سائنس دانوں۔ ماہرین ریاضی فن کاروں۔ شاعروں اور قانون دانوں وغیرہ کو اپنی طرف مائل کیا۔ ایران کی سرحدوں سے اسپین کی سرحدوں تک عربی زبان ثقافت کا ذریعہ بن گئی۔ طلباء و علم کے وفود کے ذریعہ جو ملک میں برابر آتے رہے علم دور دور پھیلا۔ اور یورپ کو علم و معرفت کا کافی حصہ اس طرح ملا۔ اور اس طرح ذہنی بیداری کا راستہ تیار ہوا۔ جس نے آگے چل کر عظیم نشاۃ ثانیہ کو جنم دیا۔

یہ شاندار دور ۱۲۵۸ء میں ہلاکو خان کے تحت منگول حملہ آوروں کے داخلے سے ختم ہوا بغداد تباہ و برباد کر دیا گیا۔ اور اس کے علم کے ذخیرے مسودے اور کتابیں۔ تباہ کر دیئے گئے۔ شہر کا اقتصادی ڈھانچہ اور معاشرتی زندگی تباہ ہو گئیں۔ اور شہر کا نکاس آب کا اعلیٰ انتظام برباد کر دیا گیا۔ عراق پر ۳۰۰ سال تک غیر ملکیوں نے حکومت کی اور وہ انہیں مصائب سے دوچار ہوا۔ جن سے غلام ملک دوچار ہوتے ہیں۔ عراق اگرچہ سیاسی طور پر مٹ گیا تھا لیکن ثقافت اور علم کی دنیا میں اس نے اپنی انفرادی حیثیت برقرار رکھی

پہلی جنگِ عظیم کے بعد عراق نے اپنی پرانی عظمت پھر حاصل کر لی اور اس کے باشندوں کو اپنی قوم کی عظیم حیثیت کا احساس ہو گیا۔ شاہ فیصل اول کی رہنمائی میں عراق نے ۱۹۳۲ء میں ایک آزاد خود مختار [illegible] اور وہ جمعیۃ الاقوام کا رکن بن گیا۔ اس کے بعد عراق بتدریج ترقی کرتا گیا۔ اور اب بھی وہ ہاشمی حکومت کے تحت تمام شعبوں میں شاہراہِ ترقی پر گامزن ہے۔ عراق آج مشرقِ وسطیٰ کا ایک اہم ملک ہے۔ اور جوان سال بادشاہ ہز میجسٹی شاہ فیصل دوئم اور ہز رائل ہائی نس ولی عہد امیر عبد الالٰہ کی اعلیٰ رہنمائی میں اس کے باشندوں کی آئندہ ترقی اور خوشحالی

"آفاق" پر پنجاب کے سابق افسر اطلاعات عامہ کا اثر و اقتدار تھا

تحقیقاتی عدالت میں "آفاق" کے سابق ایڈیٹر پروفیسر محمد سرور کی شہادت

لاہور ۱۵ ر دسمبر۔ فسادات پنجاب کی عدالت میں آفاق کے سابق ایڈیٹر محمد سرور نے جو ان دنوں کراچی میں مرکزی وزارت اطلاعات و نشریات میں ملازم ہیں۔ بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں جون ۱۹۴۹ء سے جون ۱۹۵۲ء تک اخبار آفاق کا ایڈیٹر رہا۔ اس کے بعد میں نے اس اخبار کو چھوڑ دیا۔ میرے زمانۂ ادارت میں اخبار میں احمدیوں کے خلاف تحریک کے سلسلہ میں کوئی مضمون شائع نہیں ہوا تھا۔ س: میر نور احمد کا آفاق کے ساتھ کیا تعلق تھا؟

ج: ان کا لڑکا آفاق کے شعبۂ اشتہارات میں منیجر تھا۔

س: کیا آپ نے اس کو ملازم رکھا تھا؟ ج: میں نے

س: کس تنخواہ پر؟ ج: میرا خیال ہے کہ چار سو روپے ماہانہ پر۔ س: اس کام کیلئے میر نور احمد کے لڑکے نے کیا کوئی خاص فنی تعلیم حاصل کی تھی؟ ج: مجھے معلوم نہیں۔ س: کیا آپ نے اسے خود اپنی مرضی سے ملازم رکھا تھا یا کسی کے کہنے پر رکھا تھا؟

ج: مجھ سے میر نور احمد نے کہا تھا کہ میں اسے منیجر اشتہارات مقرر کردوں۔ س: جب ان میں کوئی خاص قابلیت نہیں تھی۔ تو پھر آپ نے کس لیئے ان کی درخواست منظور کی اور اتنی بڑی تنخواہ دی؟

ج: مجھے میر نور احمد کے حکم کی تعمیل کرنی تھی۔ کیونکہ آفاق پر ان کا زبردست اثر و اقتدار تھا۔

س: آفاق پر ان کا کیا اثر و اقتدار تھا؟

ج: انہوں نے ۔۔ جون ۱۹۵۲ء میں مجھے اخبار کی پالیسی سنٹرل کابینہ کی خریداری کا آرڈر دیا تھا۔ اور اخبار آفاق کو انہوں نے ہی ہفتہ وار سے روزنامہ میں تبدیل کیا تھا۔ در حقیقت اخبار پر حقیقی اقتدار میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کو حاصل تھا۔ اور میر نور احمد مسٹر دولتانہ کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔

س: میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کو اس اخبار سے کیا تعلق تھا۔ اور انہوں نے اس اخبار پر کس طرح اقتدار حاصل کیا؟

ج: جب آفاق روزنامہ میں تبدیل ہوا اسوقت اس کے حصص کثیر تعداد میں میر نور احمد کے ذریعہ فروخت ہوئے۔ جس سے مجھے یہ خیال گذرا کہ میر نور احمد مسٹر دولتانہ کی جانب سے کام کر رہے ہیں۔ خود میر نور احمد نے بھی یہ بتایا تھا کہ وہ اخبار کے سلسلے میں جو کچھ کام کرتے ہیں۔ وہ مسٹر دولتانہ کے حکم سے کرتے ہیں۔ حکومت پنجاب کے وکیل مسٹر فضل الہٰی کی جرح پر گواہ نے بتایا۔ کہ مسٹر دولتانہ نے خود ان حصص کی قیمت ادا کی جو میر نور احمد کے فرزند میر محمد اقبال کو فروخت ہوئے تھے۔ میر نور احمد نے اخبار کے منتظمین کو ۱۹۵۱ء میں بدل دیا۔ اور بتایا کہ یہ مسٹر دولتانہ کا حکم ہے۔ اور اس کے بعد وہ اخبار کے منتظم ہو گئے۔ جب کبھی کوئی اہم اقدام ہوا۔ تو میر نور احمد نے بتایا کہ مسٹر دولتانہ کی خواہش تھی۔ کہ ایسا کیا جائے۔

س: آفاق میں میاں ظہور احمد کے کتنے حصص تھے؟

ج: مجھے ٹھیک تعداد یاد نہیں۔ میاں ظہور احمد اخبار کے منیجنگ ڈائرکٹر تھے۔

س: وہ منیجنگ ڈائرکٹر کس طرح ہوئے؟

ج: میر نور احمد کے حکم سے

س: کیا انہوں نے بتایا تھا کہ مسٹر دولتانہ چاہتے ہیں کہ میاں ظہور احمد منیجنگ ڈائرکٹر مقرر ہوں؟

ج: میر نور احمد نے بتایا تھا۔ کہ مسٹر دولتانہ کی یہ خواہش ہے کہ میاں ظہور احمد کو اخبار کا منیجنگ ڈائرکٹر بنایا جائے۔

س: کیا میر نور احمد بھی اخبار میں مضامین لکھتے تھے؟

ج: جی ہاں۔

س: کیا آپ نے کسی وقت اخبار کے معاملات کے سلسلہ میں وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی تھی؟

ج: جی ہاں۔ میں نے بارہا ملاقات کی۔

مسٹر محمد سرور نے شہادت کو جاری رکھتے ہوئے بتایا۔ کہ روزنامہ آفاق ایک جوائنٹ اسٹاک کمپنی کے زیر انتظام ہے۔

س: آپ کے زمانہ میں اس کے ڈائرکٹر کون تھے؟

ج: چوہدری علی محمد خادم لائل پوری اور میں خود تھا۔ اور یہ کمپنی ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی تھی۔ س: جب آپ علیحدہ ہوئے تو سیکرٹری کون تھا؟

ج: کوئی نہیں۔

س: میر اقبال احمد کمپنی کے سیکرٹری کب ہوئے تھے؟

ج: نومبر ۱۹۵۱ء میں

س: کیا ڈائرکٹروں کے انتخاب میں یا سیکرٹری کے تقرر کے بارہ میں کسی نے مداخلت کی تھی؟

ج: میر نور احمد کی ہدایت کے مطابق ڈائرکٹروں کا تقرر ہوا تھا۔

س: ان کے فرزند کس طرح سیکرٹری مقرر ہوئے؟

ج: میر نور احمد کی ہدایت کے تحت ان کے فرزند کو بھی سیکرٹری مقرر کیا گیا تھا۔

س: وہ کمپنی کے کتنے حصہ دار تھے؟

ج: آٹھ یا نو تھے۔

گواہ نے مزید بتایا کہ مسٹر ابراہیم علی چشتی بھی "دو مبصر" کے نام سے آفاق میں مضامین لکھتے تھے۔ ان کے علاوہ "دو مبصر" کے نام سے کوئی اور شخص مضامین نہیں لکھتا تھا۔

گواہ نے مزید جرح پر بتایا۔ کہ میر نور احمد نے مجھے دفتر میں طلب کر کے وہ قرارداد دی جو عدالت میں موجود ہے۔ اور ہدایت کی کہ ڈائرکٹروں کے جلسہ میں جو نومبر ۱۹۵۱ء میں منعقد ہو۔ اسے قرارداد منظور کرائی جائے۔ چنانچہ قرارداد جلسہ میں منظور ہو گئی۔

س: حصہ داروں کا جلسہ کب منعقد ہوا؟

ج: ۲۷ نومبر کو۔

س: حصہ داروں کے جلسہ کے انعقاد پر میر نور احمد کہاں تھے؟

ج: جب ہم لوگ جلسہ سے باہر آئے۔ تو ہم نے دیکھا کہ میر نور احمد دفتر آفاق کے باہر تھے۔

س: حصہ داروں کے جلسہ میں کیا طے ہوا؟

ج: جب وہ قرارداد جو ڈائرکٹروں کے جلسہ میں پاس ہوئی۔ حصہ داروں کے جلسہ میں پیش ہوئی۔ تو قرارداد پر اعتراض ہوا۔ اور اس پر جلسہ ملتوی کر دیا گیا

س: جب آپ حصہ داروں کے جلسہ سے باہر آئے تھے۔ تو آپ نے میر نور احمد سے کیا کہا؟

ج: میر نور احمد مجھے میاں ظہور احمد کے مکان پر لے گئے اور مجھ سے کہا۔ انہوں نے جو قرارداد تیار کی ہے۔ وہ حصہ داروں کے جلسہ میں منظور ہو جانی چاہیئے۔ چنانچہ اس کے بعد ۔ نومبر کو حصہ داروں کا جلسہ ہوا۔ اس میں اس قرارداد کی توثیق ہو گئی۔

میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان ایڈووکیٹ کی جرح پر گواہ نے اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ ستمبر ۱۹۵۱ء تک صرف وہ اور چوہدری علی محمد خادم اخبار کے ڈائرکٹر تھے۔ اور ہمارے علاوہ کچھ اور حصہ دار بھی تھے۔

س: کمپنی کی تشکیل سے قبل اخبار کے مالک کون تھے؟

ج: مسٹر محمد شفیع ایم۔ایل۔اے چوہدری علی محمد خادم اور میں خود

س: کمپنی کی تشکیل کب عمل میں آئی؟

ج: اکتوبر ۱۹۵۰ء میں۔

س: کیا کمپنی نے اخبار کا نام ۔ ہزار روپے میں خرید کر اس رقم کے معاوضہ میں آپ کو حصص فروخت کئے تھے؟

ج: جی ہاں۔ اس کے علاوہ بعض قرضے بھی حصص کی صورت میں ادا کئے گئے۔

کمپنی کا یہ دستور اکتوبر ۱۹۵۱ء تک جاری رہا۔ اور ۱۹۵۱ء میں اخبار کو ہفتہ وار سے روزنامہ میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور میر نور احمد کے ذریعہ کچھ مزید حصص فروخت کئے تھے۔

س: وہ کون لوگ تھے جنہوں نے ۱۹۵۱ء میں حصص کے لئے درخواستیں دی تھیں۔

ج: میاں ظہور احمد شیخ عبد الملک آف کرنال شاپ اور کچھ دیگر اشخاص نے

س: کیا ستمبر ۱۹۵۱ء میں کمپنی بہت زیادہ قرضدار ہو گئی؟ ج: مجھے اس کا علم نہیں۔ کیونکہ میر اقبال احمد حساب و کتاب کے ذمہ دار تھے۔

س: کیا آپ نومبر ۱۹۵۱ء تک منتظم ڈائرکٹر تھے؟

ج: جی ہاں۔ س: کیا یہ خط آپ کا ہے؟

ج: جی ہاں۔ س: کیا آپ یاد کر کے بتائیں گے کہ جس وقت آپ نے یہ خط لکھا تھا۔ اس وقت کمپنی ۲۰ ہزار روپے کی قرضدار نہیں تھی۔

ج: جی ہاں لیکن اشتہارات کی اجرت مبلغ ۔ ہزار روپیہ کمپنی کو میر نور احمد کی طرف سے واجب الادا تھے۔ میں نے یہ خط اسی مقصد سے میر اقبال احمد کو لکھا تھا۔ کہ وہ اپنے باپ کو ترغیب دے کر اشتہارات کی اجرت کمپنی کو دلائیں تاکہ کمپنی قرضہ سے نجات حاصل کرے۔

س: کیا آپ نے یہاں گواہی دینے سے پیشتر حکومت پنجاب کے وکیل چوہدری فضل الہٰی سے مشورہ کیا تھا۔

ج: جی ہاں۔ میں نے اپنے بیان شہادت کے متعلق ان سے بات چیت کی تھی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ چوہدری محمد حسین نے کراچی میں مجھ سے کہا تھا کہ آفاق سے متعلق چند امور پر مجھے بیان دینا پڑیگا۔ میں نے کہا تھا۔ کہ میں چند دنوں کے اندر لاہور جاؤں گا۔

مسٹر یعقوب علی خان کے اس سوال پر کہ "جب آپ نے حکومت پنجاب کے وکیل مسٹر فضل الہٰی سے کراچی میں ملاقات کی تھی۔ کیا انہوں نے آپ سے کہا تھا۔ کہ آپ لاہور چلے آئیں۔ اور تحقیقاتی عدالت میں شہادت دیں۔ گواہ نے اس کا نفی میں جواب دیا

س: کیا مسٹر فضل الہٰی نے کوئی اور وجہ بتائی تھی جس کے تحت آپ کی لاہور میں موجودگی ضروری تھی؟ ج: نہیں

س: تو پھر آپ نے اس خط میں یہ جو لکھا ہے کہ "چوہدری فضل الہٰی صاحب مجھے ساتھ لے جانے پر مصر تھے۔ لیکن میں نے معذرت کر دی اور وعدہ کیا۔ کہ بعد میں آؤں گا۔ مجھے ان کا ایڈریس معلوم نہیں۔ بہرحال اگر آپ ان سے ملیں۔ تو میری طرف سے کہیں کہ میں یہاں سے ۔ نومبر کو روانہ ہو رہا ہوں۔ وہ پریشان نہ ہوں" اس سے آپ کی کیا مراد تھی؟

ج: مسٹر فضل الہٰی نے جو آفاق کے ایک ڈائرکٹر ہیں کراچی میں مجھ سے ملاقات کی تھی۔ وہ مسلم لیگ کے ایک جلسہ میں کراچی آئے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا۔ کہ ان کے قبضہ میں مسٹر ابراہیم علی چشتی کے بعض مضامین ہیں جو احمدیہ جماعت کے خلاف ایجی ٹیشن سے متعلق ہیں۔ یہ مضامین خود انہوں نے اپنے قلم سے لکھے ہیں۔ اور انہوں نے اس حقیقت سے مسٹر فضل الہٰی کو آگاہ کر دیا ہے۔

س: آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ مسٹر فضل الہٰی نے آپ سے لاہور آنے کے لئے کس لئے اصرار کیا تھا۔

ج: انہوں نے بتایا تھا کہ بعض مسائل کے سلسلہ میں جن کی عدالت تحقیقات کر رہی ہے میری شہادت ضروری ہے۔ س: مسٹر فضل الہٰی کس لئے بے چین تھے؟

ج: مجھے پتہ نہیں۔ مسٹر فضل الہٰی کا آفاق میں ایک حصہ ہے۔ جس کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔ عدالت کے اس سوال پر کہ "آفاق لمیٹڈ کے دیگر حصہ داران ہیں۔ ان کا نام بتائیں" گواہ نے بتایا۔ چوہدری عمر دراز خان۔ چوہدری ظہور الٰہی۔ مرزا مظہر حسین اور تین یا چار دیگر حصہ داران اور ہیں۔ جن کے نام مجھے یاد نہیں۔

س: کس قدر سرمایہ وصول ہوا تھا۔

ج: ہر ایک حصہ دار نے اپنے حصہ کی رقم پوری ادا کی تھی۔ یہ صورت حال اس وقت تھی۔ جب اخبار ہفتہ وار تھا۔ س: کیا اخبار آفاق اس وقت بھی دولتانہ کی وزارت کا حامی تھا۔ جب وہ ہفتہ وار تھا

ج: اخبار جب تک ہفتہ وار تھا۔ دولتانہ کی وزارت ابھی مرتب نہیں ہوئی تھی۔ انتخابات مارچ میں ہوئے جب کہ میں مصر روانہ ہو گیا تھا۔ میں مئی میں واپس آیا۔ اس وقت بھی اخبار ہفتہ وار تھا حالانکہ دولتانہ

مصر و ترکی کے سفارتی تعلقات منقطع ہو جانے کا خطرہ

قاہرہ ۵ جنوری: گذشتہ شب حکومت مصر نے ترکی کے سفیر مسٹر فوادطوغی کو نوٹس دیا تھا۔ کہ وہ ۴۸ گھنٹے کے اندر مصر سے باہر نکل جائیں چنانچہ سفیر مذکور آج ہوائی جہاز کے ذریعہ بیروت روانہ ہو گئے ترکی سفیر کے خلاف اپنے سفارتی حقوق سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا الزام ہے۔ مصری حکومت نے چونکہ سابق ترکی سفیر کو سفارتی حقوق سے محروم کر دیا تھا۔ اس لئے کسٹم کے ملازموں نے روانگی کے وقت ان کے سامان کی تلاشی سختی سے لی۔ ہوائی اڈہ پر ایک مصری افسر نے جب مسٹر فوادو سے پوچھا۔ کہ وہ کتنا روپیہ لے کر باہر جا رہے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے پاس مصر کے ۹ پونڈ۔ امریکہ کے ایک سو ڈالر اور سوئٹزرلینڈ کے ۶۰ فرانک ہیں۔ مصری افسر نے بتایا۔ کہ ۹ نہیں۔ ۲۰ مصری پونڈ سے زیادہ مالیت کی رقم باہر جانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ سابق ترکی سفیر نے غیر ملکی کرنسی میں۔ ۲۰ مصری پونڈ کے برابر رقم اپنے پاس رکھ کر باقی رقم ترکی سفارت خانے کے ایک افسر کے حوالے کر دی۔ مصری اخبارات نے سابق سفیر کے رویہ پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ تین سال کے اندر ان سفارت کے زمانہ میں مصر و ترکی کے تعلقات زیادہ خراب ہو گئے۔ مصری حکومت کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ قاہرہ سے مسٹر فوادطوغی کے اخراج کی نوعیت سفارتی نہیں بلکہ محض ذاتی ہے۔ لیکن سابق ترکی سفیر نے بتایا ہے کہ اس واقعہ کے بعد مصر ترکی کے سفارتی تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔

مشرق وسطیٰ کے مسلم ممالک کے وزراء اعظم ایشیائی کانفرنس میں شریک ہو سکیں گے

کراچی ۵ جنوری: ٹائمز آف انڈیا بمبئی کے نامہ نگار مقیم کراچی نے اطلاع دی ہے۔ کہ لنکا کے وزیر اعظم جب کراچی آئیں گے۔ تو پاکستان اس بات پر زور دیگا۔ کہ ایشیائی وزراء اعظم کی کانفرنس میں مشرق وسطیٰ کے مسلم ممالک کے وزراء اعظم کو بھی بلایا جائے۔

برطانوی فوجیں قاہرہ پر حملہ کرنے کیلئے تیار تھیں

قاہرہ ۵ جنوری: سابق وزیر اعظم مصر علی ماہر نے انقلابی فوجی عدالت کو بتایا ہے کہ جب جنوری میں قاہرہ میں ہنگامے ہوئے۔ اور برطانوی عمارتوں کو جلایا گیا۔ اس وقت نہر سویز کے علاقہ میں برطانوی افواج قاہرہ کی طرف مارچ کرنے کے لئے تیار کھڑی تھیں۔

دونوں حکومتوں نے دو اسسٹنٹ ہائی کمشنر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا!

نئی دہلی ۵ جنوری: بھارت و پاکستان کی حکومتوں نے ایک دوسرے کے ملکوں میں اپنے دو اسسٹنٹ ہائی کمشنر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے۔ کہ جب بھارت و پاکستان اسسٹنٹ ہائی کمشنر نامزد کر رہے ہیں۔ ایک معتبر ذریعہ سے آج بتایا کہ حکومت پاکستان اپنے اسسٹنٹ ہائی کمشنر بمبئی اور شیلانگ میں مقرر کرے گی۔ جبکہ بھارتی حکومت حیدرآباد سندھ اور راجشاہی میں اپنے اسسٹنٹ ہائی کمشنر مقرر کریگی اس ذریعہ نے مزید بتایا ہے۔ کہ توقع کی جاتی ہے کہ بھارتی اسسٹنٹ ہائی کمشنر تقریباً ایک ماہ کے بعد اپنا کام شروع کر دیں گے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ بھارت و پاکستان مذکورہ بالا مقامات پر پہلے حیدرآباد سندھ۔ راجشاہی۔ شیلانگ اور بمبئی میں ویزا دفاتر کھولنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ پاکستان کے ویزا افسران بمبئی اور شیلانگ پہنچ چکے ہیں۔ اور ان دو مقامات پر ویزا کے اجراء کا کام عنقریب شروع کر دیا جائیگا۔

راولپنڈی ۵ جنوری: راولپنڈی کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے پنجاب اسمبلی کے ممبر سید مصطفیٰ شاہ گیلانی کے عائد کردہ جرمانہ کی تصدیق کر دی ہے ان پر بیس ہزار روپے کے نیوز پرنٹ کی بلیک مارکیٹ کرنے کا الزام ہے پولیس نے ان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے

وزارت مرتب ہو چکی تھی۔ یہ بالکل درست ہے۔ کہ اخبار اس وقت بھی دولتانہ کی حمایت کرتا تھا۔ جبکہ وہ ہفتہ وار تھا۔

س: جب اخبار آفاق ۱۹۵۱ء میں روزنامہ ہو گیا۔ تو اس وقت بھی آپ دولتانہ کی حمایت کی پالیسی پر عامل تھے۔

ج: جی ہاں۔ میں نے اپنی لاہور سے ۱۹۵۲ء میں روانگی تک اس پالیسی پر عمل کیا۔ آفاق دولتانہ کی حمایت کی پالیسی پر چل رہا تھا۔ مسٹر دولتانہ نے ۱۹۵۱ء میں اخبار کو پانچ ہزار روپے کا عطیہ دیا تھا۔ جو اخبار کی آمدنی میں شامل کر لیا گیا۔

س: کیا پبلک ڈائرکٹر پبلک ریلیشنز نے جولائی ۱۹۵۱ء میں پہلی بار اخبار کی کاپیاں خریدی تھیں

ج: جی ہاں۔

س: کیا آپ نے میر اقبال احمد کو ماہ مئی ۱۹۵۱ء میں ملازم رکھا تھا۔ ج: جی ہاں۔

س: کیا آپ کو علم تھا۔ کہ میر اقبال احمد تقسیم سے قبل حکومت ہند میں تین سال تک اسسٹنٹ انفارمیشن افسر تھے۔ اور ماہانہ تین سو روپیہ تنخواہ پاتے تھے

ج: مجھے اس کا علم نہ تھا۔

س: کیا آپ کو یہ علم تھا۔ کہ میر اقبال احمد نے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں بھی کام کیا ہے۔

ج: نہیں۔

س: کیا آپ جانتے ہیں کہ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ایڈیٹر مسٹر سٹن نے میر اقبال احمد کو اول درجہ کی سند عطا کی ہے۔ ج: نہیں۔

س: کیا مسٹر فضل الٰہی اس وقت تک دولتانہ کی حمایت کرتے تھے۔ جب تک کہ آپ کا آفاق سے تعلق تھا۔

ج: جی ہاں۔ میرے علیحدہ ہو جانے پر بھی انہوں نے دولتانہ کی حمایت جاری رکھی تھی

س: کیا آپ ۱۹ نومبر کو آپ منتظم ڈائرکٹر کے عہدہ سے مستعفی ہو گئے۔

ج: جی ہاں۔ اس سے پہلے میر اقبال احمد کو اڈورٹائزنگ منیجر مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن انہوں نے منیجنگ ایڈیٹر اور جنرل منیجر کے فرائض کو خود انجام دینا شروع کر دیا۔ میں نے بورڈ کے صدر سے اس کی شکایت کی۔ اور اپنا استعفا پیش کر دیا میر نور احمد نے میرے استعفا کا مسودہ تیار کر لیا تھا

س: کیا آفاق لمیٹڈ میں مسٹر دولتانہ کے بھی کچھ حصص تھے۔ ج: نہیں۔ میر اقبال احمد کو بتاریخ ۱۹ نومبر بورڈ نے جنرل منیجر مقرر کیا۔

س: کیا آسانی سے؟

ج: نہیں۔

س: اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟

ج: اس سے میری مراد یہ ہے۔ کہ ڈائرکٹروں کے بورڈ نے میر نور احمد کی خواہش پوری کر دی۔

مزید جرح کے جواب میں گواہ نے یہ تسلیم کیا کہ وہ خط جو عدالت کے سامنے ہے۔ خود انہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ گواہ نے مزید بتایا کہ میر اقبال جو اپنے بحیثیت سیکرٹری بورڈ آف ڈائرکٹرز کے تقرر تک منیجنگ ڈائرکٹر کی حیثیت سے چیکوں پر دستخط کرتے تھے۔

س: اس خط میں آپ نے یہ جو لکھا ہے۔ کہ میں جب تک باہر رہوں میر اقبال احمد تمام انتظام اپنے ہاتھ میں لے کر چلائیں۔ اس سے آپ کی کیا مراد ہے

ج: اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ میر اقبال احمد میری غیر موجودگی میں کام کریں۔

س: اس خط سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ ۱۲ ستمبر سے قبل یہ فیصلہ ہو چکا تھا۔ کہ میر اقبال احمد کو حصص الاٹ کئے جائیں۔ کیا یہ درست ہے؟

ج: جی ہاں حصص الاٹ کرنے کا فیصلہ خود میں نے کیا تھا۔ کیونکہ میر نور احمد نے ایک ملاقات کے دوران مجھے بتایا۔ کہ جب تک ان کی خواہش کی تعمیل نہ ہوگی۔ اخبار کا چلنا ناممکن ہوگا میر نور احمد کی خواہش تھی۔ کہ یہ حصص ان کے فرزند کو الاٹ کئے جائیں۔ مسٹر دولتانہ نے کبھی مجھ سے یہ نہیں کہا تھا کہ اس قیمت پر حصے فروخت کر دوں۔

س: کیا آپ آفاق سے اس لئے علیحدہ ہو گئے تھے۔ کہ آپ کو وزیر اعلیٰ سے کچھ اختلاف پیدا ہو گیا تھا

ج: نہیں۔ مسٹر دولتانہ سے میرا کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ میں آفاق سے اس لئے علیحدہ ہو گیا۔ کہ میر نور احمد نے میرے خلاف اخبار "زمیندار" میں اور احسان میں ایک مہم شروع کر دی تھی۔ میں نے اس مہم کے اقتباسات جو زمیندار میں شائع ہوئے تھے۔ عدالت میں پیش کر دیئے ہیں

س: کیا انجمن مدیران جرائد کے سالانہ اجلاس میں مولانا اختر علی خان نے مسٹر الطاف حسین ایڈیٹر "ڈان" کو شکست دی تھی؟

ج: جی ہاں۔

س: اس کے بعد لاہور کے کون سے اخبارات تھیں۔ جنہوں نے علیحدہ محاذ قائم کیا تھا۔

ج: صرف زمیندار

گواہ نے تسلیم کیا۔ کہ انہوں نے خود آفاق لمیٹڈ کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کے صدر کے نام ۳ جون ۱۹۵۲ء کو ایک خط لکھا تھا۔

س: کیا اس کے بعد آپ نے کونسل آف پاکستان ایڈیٹرز کے جلسہ میں شرکت کی تھی۔ جو کراچی میں ماہ جون ۱۹۵۲ء کو منعقد ہوا تھا۔

ج: جی ہاں۔ بورڈ آف ڈائرکٹرز کے صدر نے کونسل آف پاکستان ایڈیٹرز کو ایک برقیہ سے اطلاع دی تھی کہ میں آفاق کا نمائندہ نہیں ہوں۔ اس کے باوجود مجھے اجلاس میں شریک ہونے کی اجازت دی گئی۔ کیونکہ میرا نام اخبار پر بحیثیت ایڈیٹر موجود تھا

س: آفاق کے ڈکلریشن کے بارے میں آپ کا ڈائرکٹر پبلک ریلیشنز سے کوئی جھگڑا ہوا تھا؟

ج: جی ہاں اخبار کا ڈیکلریشن اخبار سے میری علیحدگی کے بعد بھی میرے نام تھا۔ آفاق لمیٹڈ نے صرف لفظ آفاق کو بحال رکھا تھا۔ مگر اس میں اس طرح اضافہ کر دیا تھا۔ کہ "آفاق نو پاکستان" میں نے اس کے خلاف عدالت میں یہ معترضہ دائر کیا۔ کہ یہ کارروائی خلاف قانون ہے۔

س: کیا آفاق کا ڈیکلریشن کبھی منسوخ ہوا تھا

ج: جی ہاں ۲۷ اگست ۱۹۵۲ء کو منسوخ ہوا تھا۔

س: کیا کسی نے آفاق کے لئے نیا ڈیکلریشن داخل کیا تھا؟ ج: جی ہاں۔ آفاق لمیٹڈ نے کیا تھا۔

س: کیا آپ میر نور احمد سے اس لئے ناراض ہو گئے تھے۔ کہ انہوں نے آپ کے ڈیکلریشن کو منسوخ کرا دیا۔ اور آپ کو آفاق سے الگ کر دیا تھا۔ ج: یقیناً مجھے دکھ ہوا تھا۔

س: کیا اخبار کا نام آپ کو دس ہزار روپے کے عوض دیگر منتظمین نے آپ سے خریدا نہیں تھا؟

ج: یہ قانونی باتیں ہیں۔ اور اس کا جواب کا انحصار سمجھوتہ کی شرائط پر ہے

س: مولانا اختر علی خان آپ کے مخالف کس لئے ہیں؟

ج: اس لئے۔ کہ وہ میر نور احمد کے ہاتھ میں کھلونا تھے۔ مولانا اختر علی خان نے میری مخالفت یکم ستمبر یا اکتوبر ۱۹۵۱ء سے شروع کی تھی۔

جو شخص خود کو مسلمان کہتا ہے اسے مسلمان تسلیم کیا جانا چاہیئے

کلمہ گو افراد کے درمیان افتراق پھیلانا سماج دشمن فعل ہے

تحقیقاتی عدالت میں پنجاب کے سابق چیف سکرٹری کا بیان

لاہور ۶ر جنوری۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کا کل پھر اجلاس ہوا۔ عدالت نے حافظ عبد المجید کا جو فسادات کے زمانہ میں حکومت پنجاب کے چیف سکرٹری اور مارشل لاء کے نائب ناظم اعلیٰ تھے۔ بیان سنا۔ حافظ عبد المجید کا بیان جاری تھا۔ کہ عدالت کا اجلاس برخاست ہوگیا۔ ان کا بیان جاری رہے گا۔ حافظ عبد المجید نے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اگر کوئی شخص خود کو مسلمان کہتا ہے۔ تو اسے مسلمان تسلیم کیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میرے خیال میں اگر پاکستان زندہ رہنا چاہتا ہے۔ تو یہ اس مسئلہ کا واحد حل ہے۔ عدالت نے حکم دیا۔ کہ حافظ عبد المجید نے مسٹر ابراہیم علی چشتی کی ہیبس کارپس کی درخواست کی سماعت کے سلسلے میں جو بیان دیا تھا۔ اسے بھی تحقیقاتی عدالت کی کارروائی کے ریکارڈ میں شامل کرلیا جائے۔ حافظ عبد المجید کا بیان کل ختم نہ ہو سکا۔ انہوں نے کہا۔ کہ جو شخص کلمہ پڑھتا ہے۔ وہ مسلمان ہے۔ اور کلمہ پڑھنے والوں کے درمیان افتراق پھیلانا ایک سماج دشمن فعل ہے۔

سوال کیا گیا۔ کہ آپ نے اپنے تحریری بیان میں کہا ہے۔ کہ فسادات کو روکنے کے لئے صوبائی حکام نے کوئی نظریاتی کوشش نہیں کی۔ ذرا یہ بتائیے۔ کہ صوبائی حکام سے آپ کی کیا مراد ہے۔ اور آپ کے خیال میں انہیں قطعی کوشش کیا کرنی چاہیئے

جواب:۔ صوبائی حکام سے میری مراد صوبائی حکومت اور مختلف سیاسی پارٹیوں کے لیڈر ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ انہیں کیا نظریاتی اقدام کرنا چاہیئے۔ لیکن میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ انہیں اس قسم کا کوئی قدم اٹھانا چاہیئے تھا۔

روس افغانستان میں فوجی اڈے بنائے گا

امرتسر ۵ر جنوری۔ امرتسر کے نزدیک ایک جلسہ عام میں بھارت کے نائب وزیر دفاع نے یہ انکشاف کیا۔ کہ روس نے افغانستان کو بتایا ہے۔ کہ اگر پاکستان نے امریکہ سے فوجی معاہدہ کیا۔ تو روس افغانستان کے ہوائی اڈے استعمال کرنے پر مجبور ہوگا۔

پاکستان کو امریکی فوجی امداد کا بہت چرچا ہے

پنڈت نہرو کی تقریر

واردھا ۵ر جنوری:۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج وردھا میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج کل پاکستان کو امریکی فوجی امداد کا بہت چرچا ہے جس سے ہمیں تشویش ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم پاکستان یا امریکہ کو اپنا دشمن سمجھیں۔ لیکن اگر ان میں کوئی ملک ایسی کارروائی کرے جس کا ہم پر اثر پڑے تو ہم اس کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرنے میں آزاد ہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ آج کل امن کا تذکرہ بھی جنگ کے انداز میں کیا جاتا ہے۔

امریکہ دس کروڑ روپے کا لوہا اور فولاد بطور امداد بھارت بھیجے گا

بھارت کے لئے امریکی اقتصادی امداد کے سب سے بڑے معاہدے پر دستخط ہو گئے

نئی دہلی ۵ر جنوری۔ آج بھارت اور امریکہ کے اقتصادی تعاون کی دوسری سالانہ تقریب کے موقع پر ایک عظیم ترین معاہدے پر دستخط کئے گئے۔ آج تک ہر دو ممالک کے درمیان اتنا بڑا معاہدہ طے نہیں پایا۔ اس معاہدے کے ماتحت امریکہ بھارت کو صنعتی ضروریات کے لئے دو لاکھ ٹن لوہا اور فولاد بہم پہنچائے گا۔ یعنی اس سلسلہ میں بھارت کو امریکہ کی طرف سے ۲ کروڑ ۵۵ لاکھ ڈالر یا دس کروڑ روپے کی اقتصادی امداد ملے گی۔ اس سے قبل بھارت کو ریلوے کی توسیع کے لئے دو کروڑ ڈالر کی اقتصادی امداد دینے کا معاہدہ کیا جا چکا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ بھارت اور امریکہ کے درمیان عنقریب دو اور اقتصادی معاہدے طے پانے والے ہیں۔ ایک معاہدہ نیدر گاہ کاندلی کو توسیع دینے کے لئے مشینیں اور سازو سامان بہم پہنچانے سے متعلق ہوگا۔ اور دوسرا اتر پردیش کے دیہاندر پروجیکٹ کا سازو سامان بہم پہنچانے کے لئے۔ باخبر حلقوں میں کہا جا رہا ہے۔ کہ امریکہ نے بھارت کی فنی امداد کے ساتھ ہی بھارت کی براہ راست اقتصادی امداد کا سلسلہ بھی شروع کر دیا ہے براہ راست امداد کے سلسلہ میں ہی امریکہ اور بھارت کے درمیان دو معاہدے [illegible]

ڈاکٹر جگن لاہور سے دہلی پہنچ گئے

لاہور ۵ر جنوری۔ برطانوی گیانا کے معزول وزیر اعظم ڈاکٹر چھیدی جگن اور ان کے رفیق کار مسٹر برنس آج صبح لاہور سے دہلی پہنچ گئے۔ وہ اس ماہ اپنے وطن واپس جاتے ہوئے کراچی سے گزریں گے۔

بھارت میں محصول ڈاک بڑھایا جا رہا ہے

سلچر (آسام) ۵ر جنوری۔ بھارتی وزیر مواصلات مسٹر جگ جیون رام نے آج یہاں ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے اشارتاً کہا ہے۔ کہ آئندہ مالی سال کے دوران میں محصول ڈاک میں کچھ اضافہ کئے جانے کے امکانات ہیں۔ لیکن پوسٹ کارڈ کی قیمت میں اضافہ نہیں ہوگا۔

(بقیہ قافلہ قادیان صفحہ ۸ سے آگے)

بارہ بجے ہم سرحد پر پہنچا۔ اور کسٹم کی چیکنگ سے فارغ ہو کر پاکستانی ٹائم کے مطابق پونے چار بجے شام سرحد عبور کر کے پاکستانی حدود میں داخل ہوا۔ یہاں چند گھنٹے کسٹم پوسٹ پر قیام کرنے کے بعد قافلہ رات کو سات بجے کے قریب بخیر و عافیت جودھامل بلڈنگ پہنچ گیا یہاں بہت سے مقامی احباب قافلے کے استقبال کے لئے پہلے سے ہی آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ مقامی دوستوں نے زائرین کو خوش آمدید کہتے ہوئے زیارت قادیان سے مشرف ہونے پر دلی مبارکباد پیش کی۔ دوستوں کی سہولت کے لئے ایک بس کا پہلے ہی سے انتظام کر لیا گیا تھا تاکہ جو دوست ربوہ جانا چاہیں وہ رات کو ہی وہاں پہنچ سکیں کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر بہت سے دوست امیر قافلہ مکرم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی معیت میں ربوہ روانہ ہو گئے۔

قافلے کی روانگی سے قبل اور قادیان سے واپسی پر اہل قافلہ کو لاہور میں ٹھہرانے ان کے کھانے وغیرہ کا انتظام کرنے اور دیگر متعلقہ امور سرانجام دینے کے سلسلے میں بعض مقامی احباب نے نہایت ہی قابل قدر خدمات سرانجام دیں ان میں مکرم شیخ محمود الحسن صاحب صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب۔ سید بہادر شاہ صاحب۔ شیخ احمد حسن صاحب اور شیخ مطیع الرحمٰن صاحب کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور تمام دیگر دوستوں کو جنہوں نے قافلے کے انتظامات میں حصہ لیا۔ جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی رضی اللہ عنہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۳ء کو ربوہ میں تین بجے بعد دوپہر انتقال فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون آپ صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ مورخہ ۳۰ر دسمبر کو نماز ظہر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو قبرستان خاص کے اس قطعہ میں جو صحابہ کے لئے مخصوص ہے سپرد خاک کر دیا گیا۔

آپ غالباً ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے مشرف ہوئی تھیں سلسلہ کی ترقی کے لئے خاص درد رکھنے والی خاتون تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔ عرصہ دراز تک مستورات میں فراہمی چندہ کا کام نہایت تندہی اور جانفشانی سے سرانجام دیا۔ دیگر ذاتی اوصاف میں سے خدمت خلق اور مہمان نوازی کی صفات خاص طور پر نمایاں تھیں۔ ہر ایک بہن کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتیں۔ اور دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہو کر ان کا غم غلط کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔

اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے کہ اس نے آپ کی اولاد کو خدمت دین کی توفیق سے نوازا ہے۔ آپ کے دو صاحبزادے مکرم جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب واقف زندگی مبلغ انڈونیشیا نیز دونوں داماد مکرم جناب قاضی محمد رشید صاحب نائب وکیل المال ثانی اور مکرم جناب مولانا ابو العطاء صاحب اہم خدمات دینیہ بجا لانے میں مصروف ہیں۔ آپ کے تیسرے بیٹے عنایت اللہ اہار سیکرٹریٹ لاہور میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہیں۔

ادارہ المصلح مکرم جناب عبد الرحمٰن صاحب انور اور آپ کے تمام خاندان سے اس صدمہ عظیم پر دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

مشرقی افریقہ میں بہت بڑی مسلم آبادی کو جبراً عیسائی بنا لیا گیا ہے

کراچی ۵ر جنوری:۔ مسٹر حسین امام جو گذشتہ شب مشرقی افریقہ سے کراچی واپس آئے ہیں۔ ایک ملاقات میں بتایا کہ مشرقی افریقہ کے مسلمانوں کی کانفرنس توقع سے زیادہ کامیاب ثابت ہوئی۔ مسٹر حسین امام نے کہا۔ کہ ان افریقی ریاستوں کی مسلم آبادی کی اکثریت اسمٰعیلیہ فرقہ کے افراد پر مشتمل ہے۔ برطانوی نوآبادی کینیا اور یوگنڈا میں انگریزوں نے تمام تعلیمی نظام عیسائی مبلغوں کے سپرد کر دیا ہے۔ جو ملک میں تعلیم حاصل کرنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جبراً عیسائی بنانے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ اور اس طرح مشرقی افریقہ کی بہت بڑی مسلم آبادی کو عیسائی بنا لیا گیا ہے۔ مسٹر حسین امام نے کہا۔ کہ ان نوآبادیوں کے عوام اپنے غیر ملکی حکمرانوں کے ظلم و استبداد سے نالاں ہیں۔ اور اب سوڈان اور جنوبی افریقہ کے دوسرے علاقوں میں بعض ممالک کو آزادی ملنے سے مشرقی افریقہ کے عوام میں بھی بیداری بڑھتی جا رہی ہے۔ مسٹر حسین امام نے مشرقی افریقہ میں چاروں نوآبادیوں کے مسلمان باشندوں کی کانفرنس کی صدارت کی تھی۔